تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار — لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

شمارہ نمبر9 جلد نمبر4 — 22 تا 28 فروری 1995ء — 21 تا 27 رمضان المبارک 1415ھ — قیمت فی پرچہ: ایک روپیہ

یہودیوں اور عیسائیوں کا گٹھ جوڑ قرآن پاک کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے —— بے حیائی اور بداخلاقی پر مبنی شیطانی تہذیب سے انسانیت تباہ ہو رہی ہے

مذہب دشمنی اور اخلاقی اقدار کی مخالفت مغربی دنیا کا قومی نصب العین ہے - ڈاکٹر اسرار احمد

(نامہ نگار) دنیا میں ہمیشہ سے دو ہی تہذیبیں زندہ رہی ہیں۔ تیسری کسی تہذیب کا وجود نہیں رہا۔ ایک اسلامی تہذیب ہے جو خالق کائنات کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے جملہ گوشوں کا سفر طے کرتی ہے جبکہ دوسری تہذیب لادینی تصورات کی حامل ہے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے راولپنڈی میں امریکہ کے سفر پر روانگی سے پہلے خطاب کرتے ہوئے کہا' اس وقت رحمانی اور شیطانی تہذیبوں کے مابین معرکہ آرائی ہو رہی ہے۔ کفر کی عالمی تہذیب کی علمبردار دنیا کی واحد سپریم طاقت امریکہ ہے جسے چین جیسے ملک نے کئی مواقع پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا' چین اور مسلمانوں کے اتحاد کا مقابلہ کرنا مغرب کی عیسائی دنیا کے لیے ناممکن ہوگا اسی لیے مغربی طاقتیں چین کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کو خراب کرنے کی سازش کر رہی ہیں' جس میں پاکستان کو اپنے عظیم ہمسایہ ملک چین سے دور کرنا بھی شامل ہے۔ اسلامی قوتوں کے خوف سے مغرب لرزاں براندام ہے۔ ہمارے ملک میں فرقہ واریت کے ناسور کے پیچھے غیر ملکی طاقتوں کے خفیہ ہاتھ کارفرما ہیں۔ مغرب کی لادینی تہذیب میں مذہب سے دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ مذہب کی مخالفت اور مذہبی و اخلاقی اقدار سے دشمنی مغرب کی عیسائی اقوام کا قومی نصب العین بن چکا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا' یہودی حضرت عیسیٰؑ کے زمانے سے راندہ درگاہ قرار پا چکے ہیں۔ دنیا کی سب سے چھوٹی اقلیت حضرت عیسیٰؑ کی توہین کرتی رہی ہے اور وہ تو اپنے خیال میں حضرت عیسیٰؑ کو سولی بھی دے چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی میں یہودیوں کو عیسائی دنیا کی نفرت اور دشمنی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا' یہود نے سپین کی فتح کے وقت مسلمانوں کی مدد کی تھی جس کی وجہ سے مسلمانوں نے سپین میں مقیم یہودیوں کے ساتھ انتہائی فراخ دلی کا سلوک کیا۔ بیت المقدس کی فتح کے وقت عیسائیوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو یروشلم کی چابی یہ وعدہ لے کر دی تھی کہ مسلمان اس مقدس شہر میں یہود کو آباد ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس صدی کے آخر تک مسلمان خلفاء نے اس معاہدہ کا پاس کیا۔ یہی وجہ ہے کہ یہود نے خلافت کے نظام کو ختم کرنے کی سازش تیار کر لی۔ خلافت کے ہوتے ہوئے یہود فلسطین میں آباد نہیں ہو سکتے تھے۔ امیر تنظیم اسلامی نے بتایا ۱۹۱۷ء کی بالفور کونشن کے نتیجے میں انہیں فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت مل گئی۔ یہود نے بے حیائی اور بداخلاقی پر مبنی شیطانی تہذیب سے دنیا کو تباہی کے کنارے پہنچا دیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا' یہود شیطانی قوت کا سب سے بڑا کردار بن چکے ہیں جس کا نوالہ خود مغربی دنیا بن چکی ہے۔ اگرچہ عیسائیوں کو ابھی تک اس کا شعور نہیں ہے۔ ماضی میں یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے کبھی دوست نہیں رہے۔ یہود و نصاریٰ کا موجودہ اتحاد قرآنی صداقت کا واضح ثبوت ہے۔ دنیا کی سپریم طاقت اور اس کے اتحادی برطانیہ' فرانس جیسے ممالک بھی یہود کی گرفت میں آ چکے ہیں۔ یہود کی آلہ کار بن کر یہ طاقتیں پوری دنیا کو تباہ کرنے میں لگی ہوئی ہیں' جس کا مقابلہ پاکستان' ایران' افغانستان' چین اور روسی' چینی اور ترکستان کے مسلمان باہم مل کر سکتے ہیں

توہین رسالت کیس

ہماری عدالتیں اسلام کے خلاف بڑی رکاوٹ ہیں

توہین رسالت کی کارروائی کے پیچھے کوئی خفیہ ہاتھ ضرور ہے جو بےنقاب کیا جانا چاہیے: رشید مرتضی قریشی

وزیراعظم کیخلاف توہین عدالت کی درخواست، ہائیکوٹ نے جواب طلب کر لیا

عدالت پر بھی اثرانداز ہونے کی کوشش کی گئی آرٹیکل 6 کے تحت بھی کارروائی کی جائے درخواست گزار

عدالت کی معاونت کے فرائض ادا کرتے ہوئے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے دلائل دیتے ہوئے کہا:

"ایران کے روحانی پیشوا امام خمینی نے واضح فتویٰ دے رکھا ہے کہ جو شخص توہین رسالت کا مرتکب ہو' اسے فوراً قتل کر دیا جائے اور مقدمہ در ؟ کرانے کی تاخیر بھی برداشت نہ کی جائے"۔

انہوں نے کہا:

"یورپی عدالت میں ہونے والے ایک فیصلہ کی رو سے قرار پایا کہ ریاست اور ملکی دستور و قانون حتیٰ کہ پارلیمنٹ پر بھی مذہب و دین سپریم حیثیت کے حامل ہوتے ہیں"۔

لاہور ہائیکورٹ میں بھٹو کیس کے بعد سخت ترین حفاظتی انتظامات حنا جیلانی کو پولیس کی حفاظت میں ان کے دفتر پہنچایا گیا

مدعی کی دستبرداری سے توہین رسالت کیس ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ حکومت بھی فریق ہے۔ بی بی سی

مولوی فضل حق خاموشی سے عدالت میں [illegible] سے نکل گئے

مسلمان کسی اقلیت کو توہین رسالت کی اجازت نہیں دے سکتے جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری

انسانی حقوق کی آڑ میں اسلام کی کھلم کھلا مخالفت کی جا رہی ہے

(نامہ نگار) ۱۷ فروری لاہور۔ ملک میں بسنے والی اقلیتوں کے انسانی حقوق کا تحفظ ہماری دینی اور قومی ذمہ داری ہے مگر کسی اقلیت کو انسانی حقوق کی آڑ میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے تنظیم اسلامی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ناموس رسالت کے تحفظ کا حکم دے رکھا ہے' جس کی اطاعت ہر کلمہ گو مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ناموس رسالت کی توہین کرنے والے سن لیں! مسلمان مقام مصطفیٰ کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ جنرل انصاری نے دو ٹوک الفاظ میں حکومت کو خبردار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ تنظیم اسلامی کے رہنما نے کہا مغرب کی عیسائی حکومتیں انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار اور انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والوں کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ جس کی واضح مثال رشدی اور تسلیمہ نسرین ہیں۔ جنرل انصاری نے کہا سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے خبیث لوگوں کی طرف سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف "بکواس" سے خوش ہو کر مغربی طاقتیں ان کی عزت افزائی کر کے انہیں وی۔ آئی۔ پی سلوک دے رہی ہیں۔ مغربی طاقتوں کی یہ پالیسی دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے اور مجروح کرنے کی گھناؤنی کوشش ہے۔ جس کی مذمت نہ کرنا ظلم کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی میں اندھی مغربی طاقتیں طاغوت کا کردار ادا کر رہی ہیں' جن کی پشت پناہی حاصل کرنے والے حکمران اور نام نہاد دانشور طبقات کا اسلام محض دھوکہ اور فراڈ ہے۔ جنرل انصاری نے کہا دنیا بھر میں ہر جگہ مسلمان بیدار ہو رہے ہیں اور وہ وقت جلد آنے والا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا دین پوری دنیا پر غالب و حکمران ہوگا۔

توہین رسالت کے مقدمہ میں عدالت عالیہ کی "پھرتیاں" توہین رسالت کیس کے وکلائے استغاثہ رشید مرضی اور یوس خاں سے انٹرویو

ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے گوجرانوالہ کے مشہور توہین رسالت کیس کے مجرموں کو سزائے موت کا حکم سنایا جا چکا ہے' جس کی اپیل آناً فاناً لاہور ہائی کورٹ میں سماعت کے لیے میرٹ کو بری طرح نظرانداز کر کے منظور کر لی گئی۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے جسٹس فلک شیر' جسٹس خورشید احمد اور جسٹس عارف حسین بھٹی پر مشتمل فل بینچ تشکیل دیا۔ اس بینچ کے معزز رکن اور ہائی کورٹ کے سینئر ترین جج جناب جسٹس فلک شیر کی طرف سے سزائے موت کے خلاف اپیل کے اس کیس کو بھی عام کیسوں کی طرح سننے کی دلیل سامنے آئی۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے انہیں بینچ سے ڈراپ کر دیا اور کیس کو ڈویژن بینچ کے حوالے کر دیا گیا۔

استغاثہ کے وکلاء فیصلے کا دفاع کرنے میں کوشاں ہیں مگر "اوپر کا ہاتھ" کیا فیصلہ صادر کرتا ہے بہت جلد واضح ہو کر سامنے آ جائے گا۔

وکلائے استغاثہ کے دو فاضل ممبران سے "ندائے خلافت" کے لیے انٹرویو کیا گیا جسے قارئین کی نظر کیا جا رہا ہے۔

جناب رشید مرتضیٰ نے توہین رسالت کے موجودہ مقدمہ کی تاریخ کی روشنی میں وضاحت کرتے ہوئے کہا:

ماضی میں روسی کیمونزم کے خوف اور دہشت کی وجہ سے عیسائی دنیا اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و تعاون کی فضا پیدا ہو چکی تھی مگر گورے انگریزوں نے کالے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کی دیوار حائل کر کے دونوں کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکا دی۔ امریکہ کا سابق صدر رونالڈ ریگن مسلمانوں کا گرم جوش اتحادی تھا۔ دنیائے عیسائیت اور عالم اسلام کے اس مجوزہ اتحاد سے خوف زدہ ہو کر یہود اور قادیانی لابی نے اینگلو سیکسن چرچ کے تعاون سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین کی سازش تیار کی' جس کے مہروں کے طور پر سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کو آگے لایا گیا۔ مغرب کے گورے انگریز توہین رسالت کے ذریعے مسلمانوں کی قوت برداشت کا امتحان لے رہے ہیں۔ قادیانی' پارسی' آغا خانی' بہائی' عیسائی اور ہندو اقلیتیں بے نظیر بھٹو کی پشت پناہی کر رہی ہیں جو "محترمہ" کو اقتدار کے ایوانوں میں لانے کا سبب ہیں۔

محترمہ نے اپنے حامیوں سے وعدہ کیا کہ وہ ملک کے آئین و قانون سے تمام اسلامی دفعات کو ختم کر دیں گی۔ زیر بحث کیس ایک ٹیسٹ کیس کی حیثیت کا حامل ہے۔

مرزا طاہر احمد' الیگزینڈر جان' عابد منٹو' بی بی سی' کی ملی بھگت سے توہین رسالت کے قانون کی دفعہ ۲۹۵- سی کے خاتمے کے لیے پاکستان کی عیسائی اقلیت کو سامنے لا رہا ہے۔ پاکستان کی عیسائی اقلیت

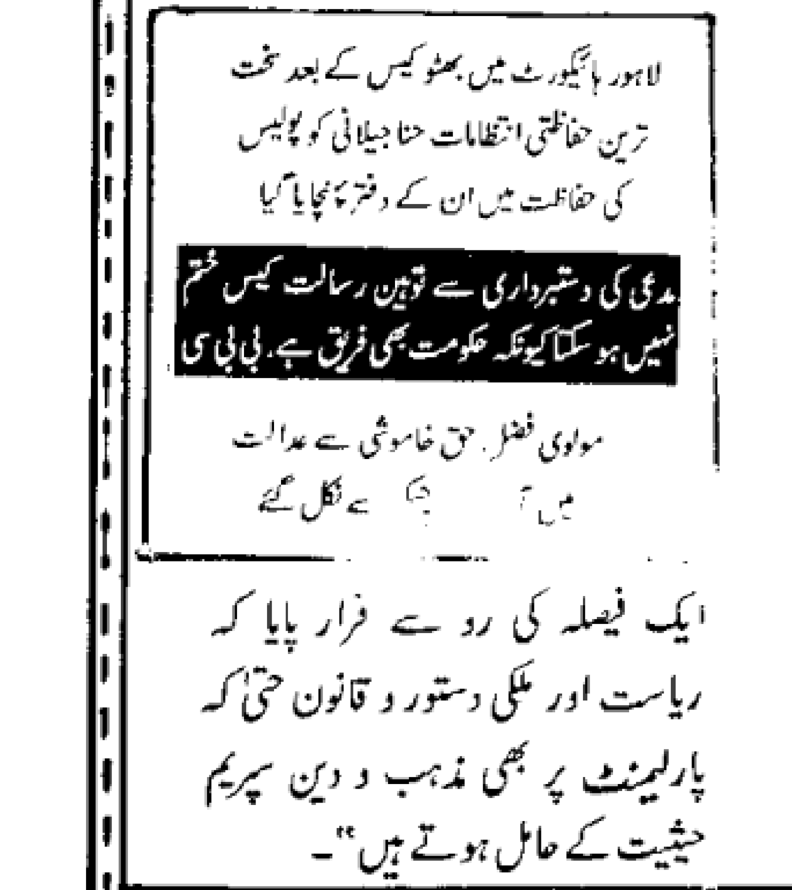

قادیانیوں کی سازش کے آلہ کار نہ بنیں ورنہ اہل پاکستان عیسائیوں کے ساتھ بھی قادیانیوں جیسا سلوک روا رکھنے میں حق بجانب ہوں گے۔ مسلمان

باقی صفحہ ۴

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

جنرل محمد حسین انصاری

کہیں ہم سب لوٹا کریسی کا شکار تو نہیں؟

لوٹا کریسی کی اصطلاح ان دنوں زبان زد عام ہے بلکہ زندگی کی حرکت کے ہر پہلو میں مستعمل ہے۔ پارلیمانی ایوان ہوں یا نجی محافل' جلسے ہوں یا جلوس' عید کارڈ ہوں یا اخبارات' تحریر ہو یا تقریر' یہ جاذب نظر جملہ ہر جگہ نمایاں بلکہ روح افزاء بنا دکھائی دیتا ہے۔ یہ اصطلاح دراصل عوام الناس کی اختراع ہے جسے خواص نے بخوشی اپنا لیا ہے۔ اسے زیادہ مقبولیت اس لیے بھی حاصل ہوئی کہ لوٹا اپنی زبان کا لفظ ہے' اس کی شکل اور اس کی ساخت اس عمل کے ہر پہلو کی خوب تصویر کھینچ دیتی ہے جسے نفظوں میں بیان کرنا اتنا آسان نہیں۔ لوٹے کی ایک پھبتی کسی کا پسینہ چھڑانے کے لیے کافی ہے جو شاید گھنٹوں کی تقریر نہ کر پائے۔ تاہم یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ لوٹا کریسی کی اصطلاح درحقیقت "ہارس ٹریڈنگ" کا شاخسانہ ہے جسے اس ملک کی نہایت کائیاں شخصیت نے ایجاد کیا۔ وہ نوکر شاہی کا استاد تھا۔ انتظامی پتنگ بازی کے فن کا ماہر "پلے بیک آرٹ" کا مشاق' ذہین' پر اعتماد اور کامیاب شکاری۔ اسی نے اپنے حکیمانہ خطاب میں پہلی بار اس اصطلاح کو استعمال کیا پھر وہی اس فن کی پشت پناہی کرتا رہا۔ اسی نے اس خاردار شجر کی آبیاری کی۔ اسی نے زقوم کو کسی سے زبردستی نگلوا کر اس ہنر کا عملی مظاہرہ کیا۔ "ہارس ٹریڈنگ" کا "ٹارگٹ" قومی اسمبلی ہے کیونکہ اسی کے ذریعے اب تخت یا تختے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ایک اور آرٹ بھی ہے۔ جو اب تک نہایت کامیاب رہا مگر سنا ہے کہ آئندہ شاید کارگر نہ ہو سکے۔ اگرچہ اس آرٹ کے ماہرین کی موروثی جھلکیاں کبھی کبھی منظر عام پر دکھائی دیتی ہیں۔ "فلور کراسنگ" کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ قوم کی اکثریت اس پر عملاً پابندی لگانے کے حق میں ہے۔ حزب اختلاف کا پرزور مطالبہ بھی یہی ہے کہ بلا تاخیر اس پر قانونی قدغن لگا دی جائے اگرچہ ایک بزرگ سیاستدان کا یہ بیان مقامی اخبارات میں چھپا ہے کہ "فلور کراسنگ" کی اجازت ہونی چاہئے۔ تاہم ہماری سیاسی زندگی کے جاہدات متقاضی ہیں کہ اس قلابازی پر جتنی جلد ممکن ہو پابندی لگ ہی جانی چاہئے۔ استدلال یہ ہے کہ باشعور انسان کو اس منشور سے احتراز کا کوئی حق نہیں جس کے تحت اس نے سیاسی جدوجہد میں حصہ لیا ہو۔ اسے اپنے حزب (پارٹی) کا پاس رکھتے ہوئے اسمبلی کے اندر یا باہر کسی ایسے عمل کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے جو اس کے عہد کی نفی کرتا ہو۔ یہ منطق بجا ہی نہیں مسلمہ بھی ہے۔ تو آیئے اسی منطق کا اطلاق زندگی کے ایک اور اہم پہلو پر بھی کریں اور دیکھیں کہ کہیں ہم سب شیطان کے حق میں لوٹا کریسی کے مرتکب تو نہیں۔

جہاں اس وقت پوری قوم سیاسی میدان میں "فلور کراسنگ" کے معاملے پر تشویش کا اظہار کر رہی ہے وہاں دینی اعتبار سے بھی تو عملی زندگی کی ایک اسمبلی ہے جس میں حزب اختلاف (حزب شیطان) بھی ہے اور حزب اقتدار (حزب اللہ) بھی۔ حزب اختلاف کا لیڈر اس قدر دیدہ دلیر ہے کہ اس نے اقتدار کے اعلیٰ ترین مالک کو چیلنج دے رکھا ہے کہ وہ حزب اقتدار کے ارکان کو "فلور کراسنگ" کرانے کے لیے ہر حربہ استعمال کرے گا اور کسی ترغیبی حیلے سے گریز نہیں کرے گا۔ مگر اقتدار کلی کے مالک حقیقی نے بھی اسے چیلنج دے رکھا ہے کہ وہ جو چاہے کر لے مالک حقیقی کے فرمانبردار بندے اس کے بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں گے۔ ارشاد ربانی ہے "(شیطان) بولا مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا' تجھے مہلت ہے۔ بولا' اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا' آگے اور پیچھے' دائیں اور بائیں' ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا"۔ بولا' "میرے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لیے دلفریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا' سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو"۔ فرمایا "یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ بے شک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں' اور ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے"۔ (القرآن' سورۃ اعراف' آیات ۱۴ تا ۱۷ اور سورۃ الحجر' آیات ۳۹ تا ۴۳)

رمضان المبارک کا متبرک مہینہ آخری عشرے میں داخل ہوا چاہتا ہے۔ روزہ بہترین عبادت ہے کہ اس کا اجر نرالا اور بے حساب ہے۔ رمضان کے مہینے میں اس کی فرضیت کی حکمت ہی یہی ہے کہ اسی مقدس مہینے میں قرآن نازل ہوا اور قرآن ہی سرچشمہ ہدایت ہے جس کی عملی تصویر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے۔ کاش ہمیں اس حقیقت پر یقین آ جائے کہ اللہ رب العزت کی ذات پاک رمضان المبارک میں خصوصی طور پر مائل بہ کرم ہوتی ہے۔ اگر واقعی یقین ہے تو کیوں نہ ہم سب انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنی بگڑی بنانے کی کوشش کر لیں۔ اس کے لیے کسی غیر ممکنہ مشقت کی شرط نہیں' بس ذہنی کیفیت کی درستگی درکار ہے' حق کی پہچان اور حق کی تلقین کا عہد' قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی موجودہ روش کی خود احتسابی' اپنے کیے پر ندامت اور آئندہ غلط کام نہ کرنے کا وعدہ۔ اگر یہ موقع بھی ہم نے گنوا دیا تو ممکن ہے اصلاح کی آئندہ مہلت ہی نصیب نہ ہو۔ کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حالات از خود گواہ ہیں کہ مزید گنجائش کا وقت شاید اب گزر چکا ہو۔ ایک دوسرے کو کوستے رہنے سے چھٹکارہ نہیں مل سکے گا۔ اول یہ کہ ہر وہ شخص یا گروہ جو اقتدار میں رہا یا اقتدار کے قریب بھی پھٹکا اس ملک کی ابتر حالات کا برابر میں حصہ دار ہے۔ دوم' اللہ تعالیٰ نے تنبیہہ فرما دی ہے: "اور اس فتنے سے بچتے رہو جو اگر اٹھا تو اس کی زد صرف انہیں پر نہیں پڑے گی جو تم میں ظلم کرنے والے ہیں بلکہ سبھی اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے اور جان لو کہ اللہ (بدعملیوں کی) سزا دینے میں سخت ہے"۔ (سورۃ انفال' آیت ۲۵) لہٰذا ہر ذی عقل شخص اٹھے اور پوری قوم کو باور کرانے میں اپنا رول ادا کرے کہ پیشتر اس کے کہ آخری موقع بھی ہاتھ سے نکل جائے انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ کر لی جائے۔ کیا عجب کہ ہمارے حالات قدرت سدھار ہی دے۔

انفاقِ مال ملت کی اہم ضرورت

سید قطب شہید۔ فی ظلال القرآن

اس سوال سے قبل انفاق کے سلسلے میں بہت سی آیات نازل ہو چکی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن حالات و ظروف میں اسلام پروان چڑھا' ان میں انفاق امت مسلمہ کے قیام و بقا کی ایک بنیادی ضرورت تھی۔ امت مسلمہ کو مشکلات و مصائب اور جنگوں کا مسلسل سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر ملت کو ایک اور پہلو سے بھی انفاق کی ضرورت تھی۔ وہ یہ کہ ملت کے افراد کی باہمی کفالت کے ذریعے ان کے فکری و جذباتی امتیازات اور تفرقوں کا خاتمہ کیا جا سکے تاکہ ملک کا ہر فرد محسوس کر سکے کہ وہ جسد ملت کا ایک اہم عضو ہے۔ جسے یہ جسد ملی نہ کسی شے سے محروم کرتا ہے اور نہ اس سے کوئی شے بچا کر رکھتا ہے۔ جماعت کے قیام و بقاء کے سلسلے میں فکری و جذباتی طور پر اس چیز کی بڑی قدر و قیمت ہے جب کہ ملت کے افراد کی ضروریات کی تکمیل امت کے قیام و بقا کے سلسلے میں قدر و قیمت کی حامل ہے۔ سوال یہ تھا کہ کس طرح کا مال خرچ کریں؟ فرمایا "کہو! جو اچھا مال ہو اسے خرچ کر ڈالو"۔

زیر بحث قرآنی حکم سے دو پہلو سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ بندہ مومن جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے' وہ بہتر ہے دینے والے کے لیے۔ بہتر ہے لینے والے کے لیے' بہتر ہے امت مسلمہ کے لیے اور بہتر ہے فی نفسہ کیونکہ وہ ایک پاکیزہ عمل ہے۔ ایک پاکیزہ پیش کش ہے' ایک پاکیزہ شے ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ خرچ کرنے والا راہ خدا میں خرچ کرنے کے لیے اپنے مال میں سے اعلیٰ شے کو تلاش کرے اور بہترین اشیاء میں دوسرا افراد امت کو شریک کرے۔ کیونکہ انفاق سے صاحب مال کے دل کی تطہیر اور نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور دوسرے افراد کے لیے کفالت و اعانت کا سبب ہے۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اچھے مال کو خرچ کرنے اور دوسروں کے حق میں اس سے دست بردار ہونے ہی سے دل کی طہارت اور نفس کا تزکیہ حاصل ہوتا اور ایثار و قربانی کا شریفانہ جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

خرچ کرنے والا اوسط درجے کی شے خرچ کرے' نہ سب سے خراب ردی شے اور نہ سب سے زیادہ عمدہ اور بہترین شے۔ اس پہلو کی طرف اشارہ اس لیے کیا جا رہا ہے کہ نفس انسانی خوشی خوشی اس بات کے لیے تیار ہو اور اسے اس بات کا شوق پیدا ہو اکہ وہ بہتر سے بہتر شے کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ نفوس انسانی کے تزکیہ اور تیاری و تربیت کے لیے قرآن کا یہی طریقہ کار ہے۔

شان رسالت کی توہین کا مقدمہ اور عدالت عالیہ

نعیم اختر عدنان

سیشن کورٹ کی جانب سے توہین رسالت کیس میں ملوث ملزمان کو توہین رسالت کا مجرم قرار دیتے ہوئے موت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ اس سزا کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی جس کی سماعت کے دوران وقائع نگار خود بھی شریک رہا۔ ڈویژن بینچ کے دو فاضل جج صاحبان نے مشہور اور نامی وکلاء کو اپنی اعانت اور مشاورت کے لئے بلا رکھا تھا۔ عابد منٹو' رفیق احمد باجوہ' ڈاور محمود' اعجاز بٹالوی' اعجاز کھٹانہ نے عدالت کو اپنی گراں قدر آراء سے آگاہ کیا۔ عدالت نے ان وکلاء سے اس نکتے پر بھی رائے مانگی تھی کہ آیا اس مقدمے میں گواہی کے لئے عام معیار ہی کافی ہوگا "یا تزکیتہ الشہود" کا معیار اپنانا لازم ہوگا۔ رومن لاء سے لے کر اسلامی قانون' قرآن و حدیث اور تاریخ و سیرت کے لاتعداد حوالے دیئے گئے۔ جو مجھ جیسے ناچیز نے سب پہلے سے پڑھ اور سن رکھے تھے۔ جس کا کوئی تعلق مقدمے کی اپیل کے ساتھ نہ جڑ سکا۔ شہادت کے معیار کے حوالے سے تو عدالت نے لوگوں کا بہت سا وقت یوں ہی مقدمے کی طرح غتر بود کر دیا۔ آپ پوچھیں گے کیسے؟ تو قارئین سنئے۔ تھانے میں ملزموں کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ چوری کا نہیں' ڈاکے کا نہیں' زنا کا نہیں بلکہ شان رسالت مآب کی اہانت' ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور رحمت عالم ؐ کی لاڈلی حضرت فاطمہ ؓ جیسی عزت مآب خواتین پر مکروہ اور گھناؤنے الزامات پر مشتمل مقدمہ تحریری پوسٹر اور کانغذوں کے ثبوت کے ساتھ شروع ہوا۔ مسجد کے خطیب و امام اس مقدمے کے مدعی بنے۔ کیس تھانے سے سیشن کورٹ تک پہنچا اور عدالت نے ملزموں کو مجرم قرار دے کر پھانسی کی سزا کا مستحق قرار دیا۔

ہائی کورٹ میں اپیل کی سماعت آخری مرحلے میں تھی کہ مدعی نے عدالت عالیہ کو بتایا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے' مجھ پر شدید دباؤ ہے لہٰذا میں مقدمے کی پیروی نہیں کرنا چاہتا۔

فاضل و معزز عدالت کے قاضیوں نے بلا کسی پس و پیش اور حیل و حجت اور بغیر کسی مشورے اور رائے کے درخواست منظور کرتے ہوئے وکلائے استغاثہ کو مقدمے سے بیک بنی و دوگوش نکال باہر کر دیا۔ وقائع نگار اس لمحے سے اب تک یہ سوچ رہا ہے کہ اربوں مسلمانوں کے ایمان کی بنیاد محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عائشہ ؓ اور حضرت فاطمہ جیسی محترم ہستیوں کی شان میں گستاخی اور اہانت کا مقدمہ کسی حافظ یا مولوی کی دو ٹکے کی درخواست سے مقدمے کا کریا کرم کرنا اسلامی قانون شریعت کی کس دفعہ کا مرہون منت ہے۔

مقدمے کی پیروی سے انکاری شخص کا یہ کوئی ذاتی مسئلہ یا مقدمہ تو نہیں ہے کہ اسے مطلق اختیار حاصل ہو۔ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو پھر تھانے کی ایف آئی آر پولیس کی تفتیش' سیشن کورٹ کی طرف سے سزا اور عدالت عالیہ کی طرف سے اپیل کی سماعت یہ تو سارا "سٹیج ڈرامہ" ہی لگتا ہے اور وہ بھی کٹھ پتلیوں کا۔ مقدمے کے مدعی نے مقدمے کی پیروی نہ کرنے کی درخواست دے کر خود توہین رسالت کے جرم میں اعانت کا ارتکاب تو نہیں کر دیا؟ قانون جرم کی اعانت و معاونت کرنے والوں کی بھی جرم میں شریک کار قرار دیتا ہے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے توہین رسالت کے اس مقدمے کے ساتھ جو "حسن سلوک" کیا گیا ہے اس کی روشنی میں یہ کہنا اپنا دینی فرض سمجھتا ہوں کہ ہماری عدالتیں بھی شان رسالت کی اہانت کے جرم کو مغرب کے مقرر کردہ عدالتی طریق کار کی نظر کر رہی ہیں۔ وقائع نگار نے توہین رسالت کا حامل پوسٹر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پڑھا ہے دیگر چٹیں بھی جس کا عدالت نے پی 1۔ پی 2 اور پی 3 کی شکل میں کوڈ نام رکھا ہوا تھا۔ سوال یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کی توہین' حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ کی شان میں گستاخی کس نے کی۔ مقدمہ ہذا کے مدعی نے اپنی درخواست واپس لینے کے بعد نجی گفتگو میں بیان کیا کہ ملزمان بلکہ مجرموں نے واقعی توہین رسالت کا ارتکاب کیا تھا مگر میں جان کے خوف کی وجہ سے اس کی پیروی سے انکاری ہوں۔ علمائے کرام' دینی و احیائی تحریکوں کے سربراہ' دانشور' وکلاء' قاضی و منصف اور حکمران ذرا فرصت کے لمحات میں اس موضوع پر بھی غور و فکر کریں۔ کہ کیا اہانت رسول کا مقدمہ دائر کرنے کے بعد کوئی شخص ذاتی مقدمے کی طرح اس کی پیروی سے انکاری ہو سکتا ہے؟ اور آیا عدالت اور قانون اسے درست قرار دے سکتے ہیں؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو میں یہ کہنا چاہوں گا ہم سب بحیثیت قوم رحمت العالمین کی ذات و والا صفات کی جناب میں بلواسطہ طور پر گستاخی اور اہانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس کی سزا اللہ تعالیٰ C 295 سے بڑی مگر بھیانک انداز سے دینے کا فیصلہ صادر کر دے جس کے خلاف نہ کوئی اپیل ہو سکے گی اور نہ کوئی مدعی مقدمے کی پیروی سے انکاری ہو گا۔

شاہکار رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مثیل عیسیٰ ؑ۔ علی مرتضیٰ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اندر حضرت عیسیٰ ؑ کے ساتھ ایک مشابہت پائی جاتی ہے...... "حضور کے! اس ارشاد گرامی کی وضاحت خود حضرت علی ؓ فرماتے ہیں میرے بارے میں بھی دو اشخاص ہلاک ہوں گے۔ ایک وہ ہلاک و برباد ہو گا جو میری محبت میں افراط کو پہنچ جائے گا اور میرے اندر وہ اوصاف گنوائے گا جو میرے اندر نہیں ہیں دوسرا وہ شخص ہلاک ہو گا! جو مجھ سے عداوت' دشمنی' عناد رکھے گا اور میری دشمنی اسے یہاں تک پہنچا دے گی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا' جن سے اللہ نے مجھے پاک صاف رکھا ہے۔

"پہلوان وہ نہیں ہے اپنے مخالف کو بچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے" حضور ؐ کی اس ارشاد گرامی کا کامل نمونہ اور مکمل تصویر حضرت علی ؓ کی سیرت میں پوری طرح جلوا گر نظر آتی ہے۔

حلقہ پنجاب غربی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی فیصل آباد کے چھ رفقاء اور حلقہ غربی پنجاب کے ناظم رشید عمر سمیت دیگر پانچ رفقاء پر مشتمل گیارہ افراد کا قافلہ دو روزہ دعوتی پروگرام کے لیے عازم سفر ہوا۔ ضلع سرگودھا کے گاؤں ۱۰۴ جنوبی اعوان کے مدرسہ و مسجد نظام مصطفٰے میں رات بسر کی۔ نماز فجر کے بعد عظمت قرآنی کے موضوع پر محمد اسلم نے خطاب کیا۔ ناظم حلقہ رشید عمر نے رفقاء اور مقامی حضرات کے مشترک گروپ سے دو گھنٹے دورانیہ کا حامل مذاکرہ منعقد کیا۔ رشید عمر اور ڈاکٹر عبدالسمیع نے ۴ مختلف ہائی سکولوں کے اساتذہ سے خطاب کیا۔

محمد اسلم اور حاجی اللہ بخش نے مقامی مساجد میں فرائض دینی کے جامع تصور پر مبنی خطابات کیے۔ شرکائے پروگرام کو تنظیم کی دعوت سے متعارف کروایا گیا۔ بعد نماز عشاء پروفیسر خان محمد نے حلقہ غربی پنجاب کے رفقاء سے خطاب کیا۔ یوں بھرپور مصروفیات کا حامل ۱۲ جنوری ۹۵ء کا دن اللہ کی کرم نوازی سے پورا ہوا۔

۱۳ جنوری کے روز جماعت اسلامی کے زیر انتظام قائم دارالعلوم کی جامع مسجد میں پروفیسر خان محمد نے سورۃ العصر کے حوالے سے خطاب کیا۔ سیٹلائٹ ٹاؤن ہی کی دوسری بڑی جامع مسجد میں محمد اسلم نے خطاب کیا۔ چک نمبر ۱۲۷ میں مقیم رفیق تنظیم محمد اقبال کی فرمائش و دعوت پر ایک کارنر میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس سے ڈاکٹر عبدالسمیع نے خطاب کیا۔ اسی گاؤں کی دو مختلف مساجد میں دو ساتھیوں نے نماز جمعہ سے پہلے خطاب کیا۔

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں ۔ رپورٹ مرزا ندیم بیگ، نائب ناظم

"ڈسکہ (نامہ نگار) ماہ رمضان المبارک کی خصوصی ساعتوں سے مستفید ہونے کے لیے اسرہ چھکڑیوالی نے مقامی مسجد میں دورہ ترجمہ القرآن کا انعقاد کیا ہے۔ دورہ ترجمہ القرآن رفیق تنظیم مولانا محمد بوٹا چیمہ کر رہے ہیں۔

ڈسکہ (نامہ نگار) گزشتہ سالوں کی طرح امسال رمضان المبارک میں بھی تنظیم اسلامی ڈسکہ نے متعدد دعوتی اجتماعات کا انعقاد کیا جس کا سلسلہ جاری ہے۔

☆ ۔ ۲ رمضان المبارک کو رفیق تنظیم اسلامی محمد افضال کی رہائش گاہ پر ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ۳۰ افراد شریک ہوئے۔ نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ نے حکمت و احکام صوم کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد میں شرکاء کی افطاری بھی کروائی گئی۔

☆ ۔ ۳ رمضان المبارک کو تنظیم اسلامی ڈسکہ کے دفتر میں دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ۲۰ افراد شریک ہوئے۔ مرزا ندیم بیگ نے امر بالمعروف نہی عن المنکر کے موضوع پر درس قران دیا۔ شرکاء درس کا روزہ افطار کروایا گیا۔

☆ ۔ ۵ رمضان المبارک کو مرزا ندیم بیگ کی رہائش گاہ پر ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ۲۰ افراد شریک ہوئے۔ میزبان نے خود ہی قرآن کے تصور نیکی کے موضوع پر خطاب کیا۔ شرکاء کے لیے افطاری کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

☆ ۔ ۷ رمضان المبارک کو رفیق تنظیم اسلامی محمد اعظم کی رہائش گاہ پر ایک دعوتی اجتماع ہوا جس میں ۲۰ افراد نے شرکت کی۔ نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ نے بندگی رب کے موضوع پر خطاب کیا۔ شرکاء درس کی افطاری بھی کروائی گئی۔

☆ ۔ ۸ رمضان المبارک کو معاون تحریک خلافت پاکستان ایم۔ بی فاروقی کی رہائش گاہ پر دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد ۵۰ سے زائد تھی۔ مرزا ندیم بیگ نے سورۃ العصر کی روشنی میں راہ نجات کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ حاضرین کا روزہ بھی افطار کروایا گیا۔

☆ ۔ ۱۰ رمضان المبارک کو تنظیم اسلامی اسرہ ڈسکہ کے نقیب محمد سلمان نذیر کی رہائش گاہ پر دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد ۴۰ افراد کے لگ بھگ تھی۔ دعوتی اجتماع سے نقیب اسرہ سلمان نذیر نے قرآن کے تصور نیکی کے موضوع پر خطاب کیا۔ ان کے بعد مرزا ندیم بیگ نائب ناظم حلقہ نے راہ نجات کے موضوع پر خطاب کیا۔ حاضرین کے لیے افطاری کا بھی اہتمام تھا۔

☆ ۔ ۱۳ رمضان المبارک کو معاون تحریک خلافت پاکستان محمد شفیق کی رہائش گاہ پر ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوگا جس میں ۳۵ افراد نے شرکت کی۔ دعوتی اجتماع سے نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ نے خطاب کیا۔ دعوتی اجتماع کے اختتام پر حاضرین کا روزہ بھی افطار کروایا گیا۔

"پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے" کیا ایک مفروضہ ہے؟

شاید پاکستانی کسی وقت یہ خیال کریں کہ اسلامی معاشرہ کی تعمیر کا کام ان کے ابتدائی اندازہ سے کہیں زیادہ دشوار طلب ہے لیکن سوچا جائے تو اب ان کے لیے (مراد ہے اہل پاکستان) کوئی راہ فرار باقی نہیں۔ ان کے وعدے اور دعوے اتنے بلند بانگ اور واضح تھے کہ ان کی تکمیل سے گریز ناممکن ہوگیا ہے۔ ان کی تاریخ اب "تاریخ اسلام" ہوگی۔ ان کے کندھوں پر بڑی بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اب خواہ وہ اسے پسند کریں یا اس پر نادم ہوں، بہرحال وہ اسلامی ریاست کے تصور کو نظرانداز نہیں کرسکتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت اسلامی ریاست کے نظریے کو ختم کرنے کا فیصلہ محض طریق کار کی تبدیلی کا فیصلہ ہی نہیں ہوگا۔ یہ تو گویا اپنے دین اور وطن کی اساس پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہوگا اور تمام دنیا اس گریز سے یہی مطلب اخذ کرے گی کہ اسلامی ریاست کا نظریہ لایعنی اور اس کا نعرہ محض فریب نظر تھا جو حیات جدید کے تقاضوں سے نپٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتا یا یہ کہ پاکستانی بحیثیت ایک قوم کے اسے اپنی قومی زندگی پر نافذ کرنے میں ناکام رہے۔ اس صورت میں دنیا کے نزدیک خود مسلمانوں کے معتقدات ایمانی ہی مشکوک اور قابل تنقید ٹھہریں گے (اقتباس از اسلام ان ماڈرن ہسٹری از پروفیسر سمتھ)

دیس دیس کی اہم خبریں

اسلام کسی کے سامنے مادر زاد برہنہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا

(فارن ڈیسک) آتش زدگی کے جرم میں فرینک لینڈ جیل ڈیورہم میں آٹھ سال کی سزا کاٹنے والے مسلمان قیدی محمد ذوالفقار نے عدالت سے تحریری استدعا کی ہے کہ اس کا مذہب اسے سیکورٹی تلاشی کے لیے مادر زاد برہنہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا لہٰذا جیل حکام کو جامہ تلاشی سے منع کیا جائے۔ اخبار کے مطابق درخواست گزار کے وکیل نے عدالت کو بتایا ہے کہ ۱۸ ماہ کے دوران اس کے موکل کو نہ صرف ۳۰ مرتبہ برہنہ کیا گیا بلکہ مزاحمت کرنے پر مارا اور پیٹا بھی گیا۔ عدالت نے جیل حکام سے ان الزامات کا جواب طلب کرلیا ہے۔

صرف دو بچے پیدا کرنے والے خاندان کے لیے مراعات کا اعلان

(اسلام آباد) وزارت بہبود آبادی نے عوام کو خاندانی منصوبہ بندی کی طرف راغب کرنے کے لیے دو بچوں کے والدین کو سہولتیں فراہم کرنے کے لیے حکومت کو سفارشات بھیجی ہیں۔ تجویز کے مطابق ایسے خاندانوں کو اشیاء صرف میں خصوصی رعایت کے ساتھ، بجلی ٹیلیفون، گیس اور پانی کے بلوں میں بھی رعایت دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ حکومت کو انکم ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس میں بھی رعایت دینے کی سفارش بھیجی جارہی ہے۔

الٹی گنگا ۔۔۔

"سنگ خشت مقید ہیں اور سگ آزاد"

پاکستانی حکمرانوں کی جانب سے ایک طرف تو دینی مدرسوں پر پابندیوں کے پرعزم بیانات کا سلسلہ جاری ہے اور دوسری جانب اپنے اقلیتی ممبران اسمبلی کو اپنی عبادت گاہوں کی تعمیر پر خصوصی گرانٹیں عطا کرتے ہیں۔

خواتین کے حقوق کے دشمن مردہ باد

لاہور (نامہ نگار) گزشتہ دنوں لاہور میں مٹھی بھر مغرب زدہ خواتین کی جانب سے توہین رسالت کے مرتکب عیسائی افراد کی سزائے موت کے فیصلہ کے خلاف [illegible] کے باہر ایک مظاہرہ ہوا۔ لاتعداد حقوق خواتین کی تنظیموں کی جانب سے چند مظاہرین مغرب زدہ خواتین درج ذیل نعرے لگا رہی تھیں:

"خواتین حقوق کا دشمن ۔۔۔ ڈاکٹر اسرار احمد"

"خواتین حقوق کا دشمن ۔۔۔ ضیاء الحق اور عمران خان"

"عورت کی آدھی گواہی تو جرم بھی آدھا"

"ملاازم مردہ باد"

(لندن) سلمان رشدی جو کہ گزشتہ چھ سالوں سے روپوش ہے، بنگلے کی ملکیت کے مقدمے میں پیش ہونے کے لیے بھارت آنے والا ہے۔ متنازعہ خاندانی بنگلہ شملہ میں واقع ہے۔

"پاکستان میں انسانی حقوق کی محافظ چیرپرسن کا انٹرویو"

گذشتہ دنوں بی بی سی لندن کی ریڈیو سروس نے اپنے خبری بلیٹن میں توہین رسالت کیس کے حوالے سے پاکستان کی انسانی حقوق کی چیرپرسن حنا جیلانی کا انٹرویو نشر کیا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

حنا جیلانی نے اپنے انٹرویو میں کہا

توہین رسالت کے مقدمے کے مدعی کو الزام ثابت نہ کرنے پر تہمت لگانے کی سزا دی جائے۔

ڈپٹی کمشنر کی اجازت ہی سے ایف آئی آر درج کی جائے۔

توہین رسالت کے الزام کے حامل مقدمے کی سماعت براہ راست ہائی کورٹ کرے۔

ان تین تجاویز کے بعد قانون توہین رسالت ہمارے لئے قابل قبول ہوگا انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بے نظیر بنیاد پرستوں کے خوف سے قانون میں ترمیم نہیں کر رہی۔ حکومت کا یہ منافقانہ رویہ اسے مستحکم نہیں کر سکتا۔

روزہ کے مقاصد اور زندگی پر اس کے اثرات

امام غزالیؒ نے اپنے مخصوص انداز بیان میں اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔

"روزہ کا مقصد یہ ہے کہ آدمی اخلاق الٰہیہ میں سے ایک خلق کا پرتو اپنے اندر پیدا کرے جس کو صمدیت کہتے ہیں وہ امکانی حد تک فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات سے دست کش ہو جائے اس لئے کہ فرشتے بھی خواہشات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ بھی بہائم سے بلند ہے نیز خواہشات کے مقابلہ کے لئے اس کو عقل و تمیز کی روشنی عطا کی گئی ہے البتہ وہ فرشتوں سے اس لحاظ سے کم تر ہے کہ خواہشات اکثر اس پر غلبہ پا لیتی ہیں اور اس کو ان سے آزاد ہونے کے لئے سخت مجاہدہ کرنا پڑتا ہے، چنانچہ جب وہ اپنی خواہشات کی رو میں بہنے لگتا ہے تو اسفل سافلین تک جا پہونچتا ہے اور جانوروں کے ریوڑ سے جا ملتا ہے اور جب اپنی خواہشات پر غالب آتا ہے تو اعلیٰ علیین اور فرشتوں کے آفاق تک پہونچ جاتا ہے" (احیاء العلوم)

علامہ ابن القیمؒ اسی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات اور عادتوں کے شکنجہ سے آزاد ہو سکے، اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو اور اس ذریعہ سے وہ سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے، اور حیات ابدی کے حصول کے لئے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے، بھوک اور پیاس سے اس کی ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو، اور یہ بات یاد آئے کہ کتنے مسکین ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں، وہ شیطان کے راستوں کو اس پر تنگ کردے اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں کہ دنیا و آخرت دونوں کا نقصان ہے اس لحاظ سے یہ اہل تقوی کی لگام، مجاہدین کی ڈھال اور ابرار و مقربین کی ریاضت ہے،۔ (زاد المعاد)

لاہور چھاؤنی میں نئے اسرہ کا قیام

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے تحت ایک نئے اسرہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ نشتر کالونی کے علاقہ میں قائم ہونے والے اس اسرہ کے نقیب قرۃ العین بنائے گئے ہیں۔

اسرہ گڑھی شاہو میں عربی کلاس

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے رفیق ڈاکٹر محمد ابراہیم کی رہائش گاہ واقع گڑھی شاہو میں عربی کلاس کا اجرا کیا گیا ہے جس سے ۲۰ طلبہ مستفید ہو رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران پڑھے گئے اسباق کی دہرائی کے ساتھ سورۂ بقرہ کا ترجمہ مع گرائمر پڑھایا جارہا ہے۔

اسرہ گڑھی شاہو میں افطاری کا پروگرام

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے رفیق ڈاکٹر محمد ابراہیم نے اپنی رہائش گاہ پر افطاری کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے امیر اقبال حسین نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۰۸ کے حوالے سے شرکائے مجلس کو دینی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور انقلاب نبوی کے منہج اور مراحل پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے آخر میں مختصر وقت کے لیے محفل ذکر کی نشست ہوئی۔ تنظیم کے رفقاء کے علاوہ ۷۰ کے قریب احباب نے پروگرام میں شرکت کی۔

(رپورٹ: غلام رسول)

بے حیائی پر مبنی تہذیب سے انسانیت تباہ ہو رہی ہے

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے ترجمان نے خواتین تنظیموں کی طرف سے کیے گئے مظاہرے پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ شرم و حیا سے عاری اور اسلامی تعلیمات سے باغی خواتین عورتوں کی آزادی اور حقوق کے نام پر اسلام کی کھلم کھلا مخالفت کر رہی ہیں۔

مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والی خواتین کو اگر خدا اور رسولؐ کے عطا کردہ حقوق پر بھی اعتماد نہیں ہے تو پھر ایسی خواتین کا اسلام محض ایک دھوکہ ہے۔

تنظیم اسلامی کے ترجمان نے کہا اسلام ہی وہ واحد نظام حیات ہے جس نے عورت کو عزت و احترام کا بے مثال اور قابل فخر مقام دیا۔ اسے ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے مقدس رشتوں کے حوالے سے خصوصی حقوق دیے۔ پردے کے احکام عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت کے ضامن ہیں۔ وراثت میں خواتین کو اسلام ہی نے حصہ دینے کا اعلان کیا۔ ہندوازم اور عیسائی مذہب دونوں عورت کو گھٹیا اور حقیر مخلوق قرار دیتے ہیں مگر اس سب کے باوجود شیطانی تہذیب کی دلدادہ اور بے حیائی کی علمبردار مٹھی بھر خواتین عورتوں کے حقوق کی آڑ میں اشتعال انگیز نعرے اور مطالبے دین اسلام سے روگردانی اور بغاوت کے مترادف ہیں۔ خواتین کے یہ مظاہرے اور مطالبے لوگوں کو گمراہ کرنے کی سازش ہے، جو کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔

قرآن چاہتا ہے

کہ

- اسے مانا جائے
- اسے پڑھا جائے
- اسے سمجھا جائے
- اس پر عمل کیا جائے
- اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

گر تو می خواہی مسلمان زیستن

نیست ممکن جز بقرآن زیستن

عید کا پیغام

عید کی مبارک باد کے حقیقی مستحق وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان المبارک کے پورے روزے رکھے اور پروردگار کی بندگی کے عہد کو پورا کرنے میں کوشاں رہے۔

شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

مدیر : اقتدار احمد
نائب مدیر : نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین : غازی محمد وقاص
رابطہ آفس : A-4 مزنگ روڈ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
جلد : -------- 4
شمارہ : ------- 9
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

بقیہ: توہین رسالت کیس

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، حضرت عیسیٰ، حضرت مریمؑ اور دیگر محترم شخصیات کی توہین ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

محترم یونس خان نے بدھ ازم میں ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے۔ سلمان رشدی کی شیطانی آیات کا مدلل اور دوٹوک جواب بزبان انگریزی تحریر کر چکے ہیں، جو بہت جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر اہل دین اور اہل علم سے خراج تحسین وصول کرے گی۔

○ توہین رسالت کیس کا پس منظر جاننے کی خواہش کے جواب میں یونس صاحب گویا ہوئے۔

☆ فتح مکہ کے وقت حضورؐ نے اپنے جانی دشمنوں کو عام معافی دینے کا اعلان عام فرما دیا تھا مگر آٹھ مشرکین کو رحمت العالمین کے دربار سے بھی معافی کا پروانہ نہ مل سکا۔ ان آٹھ افراد میں دو خواتین بھی شامل تھیں۔ یہ سب لوگ توہین رسالت کے مجرم ہی تو تھے! دنیا کو معلوم ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ و محبوب بندوں کی توہین کرنا ناقابل معافی جرم ہے۔

○ توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والوں کی طرف سے سزا کے خلاف اپیل دائر کی گئی جو فوراً ہی منظور کر لی گئی۔ ایسا کیونکر ہوا؟

☆ استغاثہ کے فاضل رکن یونس خان نے بتایا، ہائی کورٹ کے چیف جسٹس الیاس قادری صاحب نے روٹین سے ہٹ کر انتہائی عجلت اور تیزی سے

○ اپیل کی فوری سماعت کی کیا وجوہات ہیں؟

☆ یونس خان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا سزائے موت کے ہزاروں مجرم آٹھ سال سے اپیلوں کی سماعت کے منتظر ہیں۔ ان کے لواحقین نے فوری سماعت کی خصوصی درخواستیں بھی دائر کیں مگر چیف جسٹس صاحب کی "نظر شفقت" سے "فیض" نہ پا سکیں۔ مگر اس کیس کو روٹین سے ہٹ کر سننے کے احکامات جاری کر دیے گئے۔ میرے خیال میں ایسا اس لیے کیا گیا ہے تاکہ بے نظیر بھٹو کے مجوزہ دورہ امریکہ سے پہلے فوری سماعت اور فیصلے کے ذریعے وزیراعظم امریکیوں کے سامنے "سرخرو" ہو سکیں۔

○ اپیل کا فیصلہ کب تک متوقع ہے؟

☆ یونس خان نے پینل کو بتایا، عدالت کے منصف تو کبھی کا فیصلہ کر دیتے۔ انہیں اس کے لیے بڑی (urgency) ہے۔ پھر عدالت کی مشاورت کے لیے عابد حسن منٹو جیسے لوگوں کو "زحمت" دی گئی ہے۔ مشاورت کے لیے عدالت کے اس "حسن انتخاب" کی داد نہ دینا بھی زیادتی ہے۔

○ اس کیس کی وکلائے صفائی مشہور خواتین محترمہ عاصمہ جہانگیر اور حنا جیلانی ایسے ہی مقدمات میں دلچسپی لیتی ہیں جو اکثریتی آبادی کے عقائد و نظریات سے متصادم ہوتے ہیں۔ اس کا کوئی خاص پس منظر ہے؟

اگر جھوٹ کی شہزادی قرار دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

عدالت نے قابل اعتراض اور اشتعال انگیز ریمارکس پر مشتمل دو چٹیں سیل کر دیں، پیپر بک کا صفحہ 47 بھی نکال دیا

رفیق احمد باجوہ نے عدالت کی معاونت کرتے ہوئے کہا "میں عدالت کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا مفاد کس چیز میں ہے۔ ججوں کو سوچنا چاہیے۔ ان کی عاقبت کا بھی مسئلہ ہے۔ بہت سے وکلاء نے یہاں فضول بحثوں کو طول دیا۔ توہین رسالت کے حوالے سے نہ میری عاقبت محفوظ ہے، نہ ججوں کی عاقبت سلامت ہے۔ گستاخانہ کلمات پر مشتمل مواد عدالت کے پاس محفوظ ہے۔ اس کے مرتکبوں کو تلاش کرنا اور سزا دینا ریاست کا 'میرا' آپ کا فرض ہے۔ رفیق باجوہ نے کہا جب وکلاء صفائی یہ کہتے تھے کہ کوئی شہادت نہیں تو عدالت کے ججوں کے چہروں پر مسکراہٹ آ جاتی تھی اور جب استغاثہ کے وکلاء بتاتے کہ شہادت ہے، جرم ہوا ہے تو آپ کے چہروں پر ناراضگی آ جاتی۔ کیا عدالت ان گستاخانہ الفاظ کو دہرا سکتی ہے؟ ہم تو انہیں دیکھنے کا حوصلہ بھی نہیں رکھتے۔ آپ لوگ منصف کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہیں۔ اس فرق کو ملحوظ رکھیں۔ آپ نے گستاخانہ مواد کو سیل کر دیا ہے۔ یہ اقدام کورٹ کے اختیار میں نہیں ہے۔

14 سالہ سلامت مسیح اور 40 سالہ رحمت مسیح کو 295 سی کے تحت پچیس پچیس ہزار روپے جرمانہ اور 298 اے کے تحت دو دو سال قید بھی بھگتنی ہو گی

عدالت نے صرف دونوں ملزموں کو کمرہ عدالت میں بلا کر فیصلہ سنایا ملزم ضمانت پر تھے فیصلے کے بعد پولیس نے دونوں کو حراست میں لیکر جیل پہنچا دیا

ثابت ہو گیا ہے کہ حضور، حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کے بارے میں گستاخانہ پمفلٹ ملزموں نے تقسیم کیے: عدالت کا فیصلہ، مقدمے کی ڈیڑھ سال سماعت ہوئی

مسلمانوں کی بے حسی پر احتجاج، توہین رسالت کیس کے مدعی [illegible]

بینظیر کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی گئی

مجھے زبردست تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، قتل کے جھوٹے مقدمے میں ملوث کر دیا گیا عید کا دن لاہور کی جیل میں گزرا، کسی مسلمان نے پانی تک کیلئے نہیں پوچھا، وکالت نامے منسوخ کرتا ہوں: مولوی فضل حق

عدالت عالیہ نے رشید مرتضیٰ قریشی اور اسماعیل قریشی کے وکالت نامے مدعی کے منسوخ کر دینے پر انہیں مدعی کی طرف سے بولنے کی اجازت نہیں دی تاہم بطور عدالتی معاون ان کے دلائل سنے جائیں گے

مولوی فضل حق ایک مجسٹریٹ اور ایس پی کی غیر قانونی قید میں ہے اس کی جان کو خطرہ ہے حکومت بھی خلاف ہو گئی ہے وزیراعظم فیصلہ امریکہ لے جانا چاہتی ہیں: رشید مرتضیٰ قریشی

قابل اعتراض چٹیں ایک سال تک رکھی گئیں مسلمان کو تو فوراً تلف کر دینا چاہئے تھا ایسے معاملے میں جہاں حدلاگو ہو واضح شہادت اور ثبوت ہونا چاہئے یہ مفاد عامہ کا کیس ہے جامع فیصلہ دیں گے: عدالت عالیہ

سماعت اور فیصلے کے لیے اسے فل بینچ کے سپرد کر دیا۔ جسٹس فلک شیر نے آؤٹ آف ٹرن سماعت کے خلاف احتجاج کیا تو وہ ڈراپ ہو گئے یا کر دیئے گئے۔ انتہائی اہم اور حساس نوعیت کا کیس اس طرح ڈویژن بینچ کے پاس پہنچا دیا گیا۔ فل بینچ کے بجائے ڈویژن بینچ کی تشکیل کسی طرح بھی مناسب اور درست نہیں۔ چیف جسٹس صاحب کا فرض تھا کہ وہ جسٹس فلک شیر کی جگہ کسی اور فاضل جج کو اس کا رکن نامزد کرتے یا خود اس بینچ میں شامل ہو جاتے مگر ایسا نہ کیا گیا۔

☆ وکیل استغاثہ نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ خواتین ایک گھناؤنی سازش کے زیر اثر مذہبی طبقات اور دینی جماعتوں پر پابندی لگوانے کے لیے کوشاں و متحرک ہیں جس کا "بدلہ و اجر" انہیں خوب خوب مل رہا ہے۔

○ کچھ عرصہ پہلے ہندوستان کے دورے کے دوران "محترمہ" نے پاکستان اور کشمیر کے بارے میں نامناسب اور غلط باتیں کیں۔

☆ بار کونسل لاہور کے پلیٹ فارم سے "عاصمہ" کے خلاف قرارداد منظور کر لی گئی، جس کے جواب میں موصوفہ بڑی سادگی سے انکاری ہو گئیں۔ انہیں

(ججوں نے کہا فیصلے جذبات سے نہیں عقل سے ہوتے ہیں)

اس پر رفیق باجوہ نے کہا جو عقل دل کی غلام نہ ہو، وہ عقل ہی نہیں۔ ایسی ہی عقل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔

ایسے گستاخانہ الفاظ نہ قانون برداشت کر سکتا ہے، نہ مذہب، نہ عدالت۔ دیواروں پر لکھے گئے الفاظ مٹا دیے گئے۔ اس ثبوت کے گم ہونے پر تو عدالت کو بڑی تشویش ہے مگر جو ثبوت عدالت کے پاس ہے، اس کی طرف توجہ نہیں کر رہی۔ وکلائے صفائی بے تکی باتیں کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں۔

تنظیم اسلامی پورے ملک میں "اجتماعی توبہ" کے موضوع پر مظاہرے منعقد کرے گی

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق ۲۶ رمضان المبارک بمطابق ۲۷ فروری کو ملک بھر میں پرامن مظاہرے کیے جائیں گے۔ ان مظاہروں کے ذریعے پوری قوم کو یہ یاددہانی کروائی جائے گی کہ پاکستان کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی ریاست کا قیام رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی ۲۷ ویں شب کو عمل میں آیا تھا۔ آج ۴۹ سال کی طویل مدت گزرنے کے بعد بھی حصول پاکستان کے مقاصد بروئے کار نہیں آ سکے۔ لہٰذا پوری قوم اپنی سابقہ کوتاہیوں سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر کے نیا عہد کرے کہ آئندہ وہ دین کے تقاضوں کو ہر سطح پر غالب و حکمران رکھنے کے لیے تمام تر صلاحیتیں استعمال کریں گے۔ مظاہرے کا مقصد یہ بھی ہے کہ ۱۴ اگست کے بجائے ۲۷ رمضان کو یوم پاکستان قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا جائے۔

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن مال روڈ پر مظاہرہ کرے گی

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل تنظیموں کے رفقاء ۲۶ رمضان المبارک بمطابق ۲۷ فروری کو اڑھائی بجے سہ پہر مال روڈ پر مظاہرہ کریں گے۔ مظاہرے میں کپڑے کے بینرز اور ٹی بورڈ پر درج عبارات کے ذریعے لوگوں کی توجہ قیام پاکستان کے مقاصد کی جانب مبذول کروائی جائے۔

سفائر ٹیکسٹائل ملز میں دورۂ ترجمہ قرآن

۳۰ شعبان المعظم سے سفائر ٹیکسٹائل ملز کی مسجد میں منفرد انداز کا حامل دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام جاری ہے۔ سہ پہر ساڑھے تین بجے قاری وحید ظفر قاسمی کی مترنم آواز میں قرآن مجید کی تلاوت اور شمشاد علی خاں کی آواز میں مولانا فتح محمد جالندھری کا ترجمہ قرآنی بذریعہ آڈیو کیسٹ سنا جاتا ہے۔ دو گھنٹے دورانیہ کا حامل یہ پروگرام قرآن کی عظمت اور اس کے علوم و معارف سے شناسائی پیدا کرنے میں انتہائی مفید ثابت ہو رہا ہے۔ پروگرام میں شریک تعلیم یافتہ نوجوانوں کا جذبہ قابل تعریف بھی ہے اور قابل دید بھی۔ ہمارے ملک میں ترجمہ قرآن کے ذریعے رجوع الی القرآن کی تحریک برپا ہو جائے تو اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث مغل پورہ میں دورۂ ترجمہ قرآن

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے تحت قائم اسرہ گڑھی شاہو کے رفیق میاں محمد افضل جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث مغلپورہ نزد لال پل، میں نماز تراویح کے دوران پڑھی گئی آیات قرآنیہ کے مفہوم کا خلاصہ اور مختصر تشریح بیان کرتے ہیں۔ پون گھنٹے کے حامل اس بابرکت پروگرام میں ۵۰ سے زائد احباب روزانہ شریک ہوتے ہیں۔

(رپورٹ: غلام رسول)

موجودہ نظام تبدیل ہونا چاہیے

(نیوز ایجنسی) انتخابی نظام اور موجودہ سسٹم دونوں کو تبدیل کرنے کے لیے اعلیٰ سطح پر سوچ بچار جاری ہے۔ اقتدار کی تیسری تکون نے ملکی نظام میں بنیادی تبدیلیوں کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ملک میں رائج پارلیمانی نظام کی جگہ صدارتی نظام لانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

فیصل آباد میں افطاری کا پروگرام

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی فیصل آباد کے زیر اہتمام تاج کالونی میں افطاری کا پروگرام منعقد ہوا۔ افطاری سے قبل تاج کالونی اور پیپلز کالونی کے رفقاء نے مشترکہ طور پر یہ پروگرام ترتیب دیا۔ رفقاء کے علاوہ سو کے قریب احباب نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ افطاری کے بعد "روزہ اور قرآن" کے موضوع پر پروفیسر خان محمد نے انتہائی جامع خطاب کیا۔ دعوت دین اور دعوت طعام کا حامل یہ بڑا ہی مفید پروگرام تھا۔

(انٹرویو پینل نثار ملک - نعیم اختر عدنان - فوٹوگرافی - نعیم جاوید)